سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ O مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ O

ترجمہ: اور نہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[۲۷صفر ۱٤۳۲ھ بمطابق28 جنوری2011]

عنوان

تین چیزیں ساتھ جائیں گی

زیر اهتمام: شعبہ دینی امور جوهری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی الاری سروبہ لاهور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوهری صاحب صدر جوهری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفَوْا عَہْدَہٗ
اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ (العنکبوت :۵۷)

عنوان: تین چیزیں ساتھ جائیں گی (مرنے کے بعد)

محترم سامعین: آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کا عنوان ہے تین چیزیں ساتھ جائیں گی: دراصل ایک چیز ہی بنتی ہے نیک اعمال: نیک اولاد بھی نیک اعمال ہیں مال کا خرچ بھی نیک اعمال ہیں کوئی بھی صدقہ جاریہ نیک اعمال ہیں دنیا میں انسان جتنے بھی اچھے کام کرتا ہے وہ دراصل نیک اعمال ہی ہوتے ہیں: آیئے ہم سنتے ہیں موت کیا ہے: موت کی تیاری (یعنی اعمال صالحہ کیا ہے)

انسانی زندگی کی حقیقت:

انسانی زندگی ہوا میں رکھے ہوئے چراغ کی مانند ہے، بوڑھا آدمی چراغ سحر ہے تو جوان آدمی چراغ شام ہے جس طرح ہوا کے جھونکوں میں رکھا ہوا چراغ ایک ہی جھونکے کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح انسانی زندگی ایک ہی پل کی محتاج ہوتی ہے پلک جھپکنے کی دیر میں انسان اس جہاں سے اگلے جہاں پہنچ جاتا ہے:

زندگی کیا ہے تھرکتا ہوا اک ننھا سا دیا ہے　　ایک ہی جھونکا جسے آ کے بجھا دیتا ہے
یا سرِ مژگاں غم کا تھرکتا ہوا؛ اک آنسو　　پلک جھپکنا جسے مٹی میں ملا دیتا ہے

جس طرح رونے والے کی پلکوں پر آنسو ہوتا ہے کہ بس پلک جھپکتے ہی وہ مٹی میں مل جاتا ہے یہی انسان کی زندگی کا معاملہ ہے کسی عارف کا قول ہے: دنیا بغیر موت کے ایک پیسہ کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتی،،

نبی اکرم ﷺ کی نظر میں عقلمندوں کی پہچان:

چند نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ:
مَنْ اَکْیَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار کون ہے؟ فرمایا:
(اَکْثَرُھُمْ ذِکْرًا لِلْمَوْتِ وَاَکْثَرُھُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ) وہ جو موت کو کثرت سے یاد کرنے والے ہوں اور جو موت کی سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں (اُولٰئِکَ الْاَکْیَاسُ ذَھَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْیَا وَکَرَامَۃِ الْاٰخِرَۃِ) البیہقی؛ کتاب یہ ہیں عقلمند لوگ: یہ لوگ دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی لے گئے۔ مشکوۃ شریف میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

(اَکْثِرُ وا ذِکْرَ ھَاذِمِ الَّذَّات) لذات کوختم کرنے چیز والی کو اکثر یاد کیا کرو: صحابہ کرام رضی اللہ عنہ: نے پوچھا؟ اے اللہ کے نبی ﷺ: (مَا ھَاذِمُ الَّذَّا ت) لذات کوختم کرنے والی چیز کیا ہے؟(قَالَ الْمَوْتُ) مشکوۃ: کتاب الجنائز: ۱۴۰ فرمایا: لذات کوختم کرنے والی چیز موت ہے۔سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے ایک بار نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ کیا کسی کا حشر شہیدوں کے ساتھ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کا جو اپنی موت کو؛ دن رات میں بیس مرتبہ یاد کرتا ہے۔جس طرح کوئی بھی عقلمند انسان پل کے اوپر گھر نہیں بنایا کرتا اسی طرح اللہ والے اس دنیا سے دل نہیں لگایا کرتے۔سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے انسان: تو دنیا کے سامانوں میں لگا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔

(اَمْ بُیُوْ تُکَ الدُّنْیَا فَوَا سِعَۃٌ فَلَیْتَ قَبرُکَ بَعْدَ الْمَوْتِ یَتَّسِع)

(بلکہ تیرے دنیا کے گھر تو وسیع ہیں کاش کہ تیری قبر مرنے کے بعد وسیع ہوتی)

پیغام فنا:

اگر ہم موت کو بھول بھی جائیں تو پھر بھی دنیا کی ہر چیز ہمیں پیغام فنا۔دے رہی ہوتی ہے سورج روزانہ طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتے وقت یہ پیغام دے جاتا ہے کہ اے انسان: ایک دن تیری زندگی کا سورج بھی ڈوب جائے گا ایک درخت کا بیج بویا جاتا ہے پہلے ایک ننھا منا پودا بنتا ہے پھر تن آور درخت کی شکل اختیار کرتا اور بالآخر کاٹ کر جلا دیا جاتا ہے یا فرنیچر کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح درخت ہمیں پیغام دے رہا ہوتا ہے کہ اے انسان: ایک دن تیرا وجود بھی یہاں باقی نہیں رہے گا: گویا جس چیز کو زندگی مل جاتی ہے اسے بتا دیا جاتا ہے کہ یہ زندگی ختم ہونے کیلئے ملی ہے کسی نے افلاطون سے پوچھا: فلاں آدمی کی موت کا سبب کیا بنا؟ اس نے کہا: اس کی زندگی:

خلفائے راشدین کے ملفوظات:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (کُلُّ امْرِیءٍ مُصَبِّحٌ فِیْ اَھْلِه وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاكِ نَعْلِه) (ہر آدمی اپنے اہل خانہ کے ساتھ صبح کرتا ہے اور موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہوتی ہے) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یَا عُمَر) اے عمر: نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اِنَّ مِنْ نُعِیْمِ الدُّنْیَا یَکْفِیْکَ الْاِسْلَا مُ نِعْمَۃَ وَاِنَّ مِنْ اَشْغَالِ الدُّنْیَا یَکْفِیْکَ الطَّا عَۃُ مَشْغِلاً وَاِنَّ مِنَ الْعِبَرَ ةِیَکْفِیْکَ الْمَوْتُ عِبْرَ ۃَ) کہ بے شک دنیا کی نعمتوں میں سے تجھے اسلام کی نعمت کافی ہے اور دنیا کے مشاغل میں سے تیرے لئے اطاعت کا مشغلہ کافی ہے اور بے شک عبرت حاصل کرنے کے لئے تیرے لئے موت کی عبرت کافی ہے:

موت کب آئے گی؟

نبی اکرم ﷺ نے اپنے یاروں سے پوچھا: موت کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی اکرم ﷺ صبح اٹھتا ہوں تو یقین نہیں ہوتا کہ رات آئے گی یا نہیں آئے گی: دوسرے نے کہا: اے اللہ کے نبی اکرم ﷺ: میں چار۔رکعت کی نیت باندھتا ہوں

لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا کہ چاروں رکعتیں مکمل بھی ہوں گی یا نہیں ہونگی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ حال ہے کہ جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اور ایک طرف سلام پھیروں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں دوسری طرف بھی سلام پھیر سکوں گا یا نہیں۔ میرے دوستو: یقیناً ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں ہے موت تو کسی وقت بھی آسکتی ہے: آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں: ساماں ہے سو برس کا پل کی خبر نہیں

پانچ چیزوں کا علم:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: نے سترہ سال تک مدینہ منورہ میں درس دیا؛ ایک دفعہ خواب میں آپ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے حضور اکرم ﷺ سے خواب میں ہی پوچھا: اے اللہ کے نبی اکرم ﷺ؛ موت کب آئے گی؟ نبی علیہ الصلوۃ والسلام۔ نے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف اشارہ کردیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب واضح طور پر نہ سمجھ سکے لہٰذا سوچا کہ پانچ دن یا پانچ ماہ یا پانچ سال اس سے مراد ہوں گے: ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ہیں؛ انہوں نے جب یہ سنا تو فرمایا: پانچ انگلیوں سے اشارہ کرنے کا مطلب سورۂ لقمان کی وہ آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے پانچ چیزوں کا علم کسی کو بھی عطا نہیں کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّا عَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)(لقمان:۳۴)

قیامت کب آئے گی؟ بارش کس وقت ہوگی؟ ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوگا یا بچی؟ انسان اگلے دن میں کیا کرے گا؟ اور انسان کو کس جگہ پر موت آئے گی؟ ان پانچ چیزوں کا علم اللہ رب العزت نے کسی کو نہیں دیا)

صدقہ کی برکات:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو بھی روکتا ہے اور بری موت سے بھی حفاظت کا سبب ہے ایک اور۔ روایت میں ہے کہ جہنم کی آگ سے بچو۔ چاہے آدھی کھجور ہی سے کیوں نہ ہو اور فرمایا گیا کہ صدقہ خطاؤں کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا یعنی جس قدر آدمی کے صدقہ کی مقدار۔ زیادہ ہوگی اتنا ہی گہرا سایہ اس سخت دن میں ہوگا جس میں گرمی کی اتنی شدت ہوگی کہ منہ تک پسینہ آیا ہوا ہوگا اس لئے جو آدمی یہ چاہے کہ روز محشر اللہ رب العزت کی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے بچ جائے وہ کثرت سے صدقہ دیا کرے۔

عشاق کی موت:

عشق الٰہی سے لبریز دلوں والے اہل اللہ جانتے ہیں کہ موت کے بعد وصال یار ہوگا۔ لہٰذا وہ موت کی خبر سن کر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ: کو۔ کوئی آکر کے بتاتا کہ فلاں آدمی فوت ہوگیا ہے تو فرماتے: الحمدللہ اس کی جان چھوٹ گئی سبحان اللہ: اللہ والے جانتے ہیں کہ یہاں کا ایک ایک دن امتحان کا دن ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ موت کے وقت ان کی زبان سے نکلتا ہے:

(فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ) رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ سبحان اللہ۔ گویا وہ تو موت کے انتظار میں ہوتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ

(اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ) موت ایک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیا کرتی ہے یہ بات بھی ان کے پیش نظر رہتی ہے کہ (اَلْمَوْتُ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ) موت مومن کا تحفہ ہے۔ ان کے لیے موت خوشی کا دن ہوتا ہے۔ جی ہاں ان کے لیے موت سلامتی کا دن ہوتا ہے (وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا) سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا :

خلاصہ کلام:

معزز سامعین: آج ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک خواہشات اور شہوات یعنی شیطان کا راستہ ہے اور دوسرا نیکی اور پرہیزگاری یعنی رحمٰن کا راستہ ہے۔ فیصلہ ہمارے اختیار میں ہے جو راستہ آج اختیار کریں گے منزل وہی بنے گی یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ زندگی تو فسق وفجور میں گزرے اور مرتے وقت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیسی موت آجائے کیونکہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا (کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ) تم جیسے زندگی گزارو گے اسی حال میں موت آئے گی؛ اور جس حال میں تمہیں موت آئے گی (تُحْیُوْنَ) اسی حال میں تم اللہ کے سامنے کھڑے کیے جاؤ گے جس ڈھب پر زندگی گزر رہی ہے اسی ڈھب پر موت آئے گی لہٰذا اپنی زندگی کے رخ کو بدل لیجئے نیکوکاری کی زندگی اپنا لیجئے یہ تھوڑے دنوں کی بات ہے اس کے بعد ہمارے لئے سعادتوں کے دروازے کھلنے والے ہیں حضرت نثار فتحی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھی بات کہی:

نور میں ہو یا نار میں رہنا: ہر جگہ یاد میں رہنا : چند جھونکے خزاں کے بس سہہ لو: پھر ہمیشہ بہار میں رہنا:

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو نیکوکاری اور پرہیزگاری کی زندگی گزارتے ہیں اور موت کے وقت ان کے لیے ابدی خوشیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان کے ساتھ موت عطا فرما کر آگے کی منزلوں کو آسان فرمائے: (وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ) یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے: دعا ہے کہ رب کریم ہمیں آخرت کی کامیابیاں نصیب فرمادے دنیا کی عزتیں نصیب فرمادے اور ہمیں ایمانی؛ اسلامی اور قرآنی زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمادے؛ امین

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درسگاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ: